از افادات: مولانا محمد رضوان اللہ بستوی سلفی

برکاتِ اسلام اور دعوتِ اتفاق

ناظرین کرام: مذہب اسلام ہی ایک ایسا جامع و مانع مذہب ہے جس نے تمام معاصی و مصائب، فتنہ و بربریت، کفر و شرک و ضلالت کو معدوم اور ختم کرنے کی راہ بتائی ہے۔ باہمی اتحاد و اتفاق و اخوت و مساوات اور تمام محاسن سے مزین کر کے ہم انسانوں کو اتحاد و اتفاق کے مرکز پر گامزن کر دیا ہے اور ببانگ دہل فرمایا ﴿ولا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ريحكم﴾ (الانفال:۴۶)

یعنی اگر تم ہمارے بتائے ہوئے مرکز سے ذرا بھی انحراف کرو گے تو تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور تم ہر طرح سے ذلت و پستی میں پڑ جاؤ گے۔

کیا عرض کروں کہ وہ اسلام کے کون کون سے محاسن تھے، جس کی ہم کو اس نے تعلیم دی اور جن کی خوبیوں کا اقرار پوری دنیا نے کیا۔ یوں تو مذہب اسلام کی تعلیمات بے شمار ہیں، جن کے استقصاء کی طاقت مجھ جیسا کم علم نہیں رکھتا۔ بہر حال چند معروف تعلیمات کو سامنے رکھتا ہوں تا کہ ناظرین اندازہ لگائیں کہ ان خوبیوں کی وجہ سے اسلام نے قلوب میں کیا انقلاب پیدا کر دیا۔

چند منٹ کیلئے دماغ یکسو کر کے اس دور ضلالت پر غور فرمائیں، جبکہ اسلام کا آغاز ہوا تھا۔ اس وقت دنیا اور خاص کر اہل عرب کی حالت کیا تھی۔ ان کی بربریت اور شر و فساد سے تمام دنیا انگشت بدنداں تھی۔ یوں تو وہ اپنے آپ کو دین ابراہیم کے ممد و معاون اور اس کے اوپر چلنے والا ثابت کرتے تھے، لیکن درحقیقت وہ جادہ مستقیم سے ہٹ کر خدائے واحد سے بہت دور جا پڑے تھے۔ تمام عیوب میں ملوث تھے۔

لیکن اسلام کا ظہور جب ہوا تو سب سے پہلے ان کے عقائد کی درستی و سدھار کی زبردست تعلیم دی اور علی الاعلان کہا ﴿قل يا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم الا نعبد الا الله ولا نشرك به شيئا﴾ (آل عمران:۶۴)

اے نبی اہل کتاب سے فرمایئے کہ آؤ ہم اور تم ایک جا ہو کر اس بات پر اتفاق کر لیں کہ اللہ کے سوا کسی دیگر شے کی پوجا پاٹ نہ کریں گے اور نہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائیں گے۔ اسلام نے اہل کتاب کو اس وجہ سے مخاطب کیا کہ وہ اپنے کو آسمانی مذہب کا تابع و مطیع بتلاتے تھے اور چونکہ اسلام بھی ایک آسمانی مذہب ہے، اس لئے اس نے کہا کہ اگر حقیقت میں اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو آؤ ہم اور تم اس اخلاق دو عالم کے سامنے اپنے سر ٹیکیں جو ہر چیز کا خالق و مالک ہے۔

دوستو! یہ ہے اسلام کی پہلی تعلیم جس نے تمام قلوب میں انقلاب پیدا کر دیا اور جمیع اصنام کو نیست و نابود کر دیا۔ کعبہ جیسے متبرک گھر میں جو اصنام رکھے گئے تھے ان کو ہمیشہ کیلئے زیر کر دیا اور دنیا کے ہر گوشہ سے لا الہ الا اللہ کی صدا بلند ہونے لگی۔ حالی مرحوم نے اس کا نقشہ یوں کھینچا ہے ؎

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی

ایثار

توحید کے لوازمات میں جزء اعظم ایثار ہے۔

ایثار کا مطلب یہ ہے کہ انسان خالصۃً لوجہ اللہ برضا و رغبت اپنے مذہب و ملک اور بنی نوع انسان کی خاطر زیادہ سے زیادہ جانی و مالی قربانی کرنے کیلئے تیار رہے۔ جب اسلام نے اس پر زور دیا تو صحابہ کرام نے پوری طرح عمل پیرا ہو کر دکھلا دیا اور ہر طرح جان و مال کو اللہ کے راستے میں قربان کر دیا۔ چنانچہ جنگ تبوک کے موقع پر جب پیغمبر نے چندہ جمع کرنے کا حکم فرمایا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنا نصف مال اللہ کے نبی کے سامنے حاضر کر دیا۔ اس سے مزید ایثار حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر کیا۔ صفحہ تاریخ میں اس کی نظیر محال ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنا جمیع اثاثہ حضور کے حکم کی تعمیل میں نچھاور کر دیا اور رسول کے اصرار پر عرض کیا گھر میں خدا اور اس کے رسول ﷺ کی محبت چھوڑ آیا ہوں۔

اللہ اکبر وہ تھے صحیح معنوں میں اسلام کے فرامین پر عمل کرنے والے۔ ایثار کا ایک بہت ہی عدیم المثال واقعہ اور ہے جس سے ایثار عملی کا اندازہ بخوبی ہو جائے گا۔ ایک شخص حضور ﷺ کے دربار میں حاضر ہوا۔ اتفاق سے اس وقت سرکار دو عالم کے گھر میں بجز پانی کے اور کوئی چیز نہ تھی۔ آپ نے اصحاب کرام سے فرمایا کون ہے جو اس مسافر کی ضیافت آج کی شب کرے۔ انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ اللہ کے نبی میں ہوں۔ آپ نے اس شخص کو ان صحابی کے ساتھ کر دیا۔ جب وہ صحابی مکان میں پہنچے اور اپنی اہلیہ سے واقعہ بیان کیا اور دریافت کیا کہ کھانے کی کوئی چیز ہے۔ بیوی نے جواب دیا بچوں کے کھانے کیلئے کچھ روٹی ہے اور بس۔ انصاری صحابی نے کہا کہ بچوں کو مت کھلاؤ، کسی طرح بہلا کر سلا دو اور مہمان کے سامنے کھانا رکھتے ہی فوراً چراغ بجھا دینا تا کہ میں اپنے لب و دہن کے مصنوعی حرکات سے یہ ظاہر کر سکوں کہ میں بھی کھا رہا ہوں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا اللہ کو یہ ادا پسند آئی اور یہ آیت نازل فرمائی ﴿ويؤثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة﴾ (الحشر:۹)

بقیہ صفحہ 37 پر